REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. ‎
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
جلد ۲۴
شمارہ ۳۲
REGD. N. P/GDP-3
ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائبین
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری
ہفت روزہ بدر قادیان
شرح چندہ
سالانہ ۱۸ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے
THE WEEKLY BADR QADIAN
۲۷ رجب ۱۳۹۵ ہجری　۷ ظہور ۱۳۵۴ ہش　۷ اگست ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے ... کی جلیبن ... سے ... [illegible]

احباب کرام اپنے پیارے امام ہمام کی صحت وسلامتی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور جملہ مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۶ ظہور۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشان کرام خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

قادیان ۶ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۵ ظہور (اگست) کو حیدرآباد دکن کے سفر پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ حیدرآباد میں ہیں ان کی طبیعت کمر میں درد کے باعث عرصہ سے ناساز ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی جائے۔

فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ!

۱۸۸۴ء کے فتاوی سے لے کر موتمر عالم اسلامی کی تازہ قرارداد تک

جماعت احمدیہ کی ترقی و استحکام اور حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ کی وسیع بنیاد

محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد (ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کا ذکر سورہ فاتحہ میں

قرآن شریف کے غیر محدود حقائق و معارف اور علوم حکمیہ میں اس حیرت انگیز پیشگوئی کو ایک اعجازی حیثیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال قبل قرآن کریم کے شروع میں ہی تمام امت مسلمہ کو یہ دعا سکھلا دی اور یہ دعا مسلمانوں کی نمازوں میں داخل کر دی کہ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ" الٰہی ہمیں مغضوب ہونے سے بچا۔ اسلامی لٹریچر خصوصاً تفاسیر سے ثابت ہے کہ مغضوب علیھم سے مراد وہ جبہ پوش علماء اور ان کے پیروکار مراد تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور ان کی سخت توہین کی تھی۔ پس اللہ عزوجل نے دعا کے رنگ میں قبل از وقت یہ پیشگوئی فرمائی جو دو خبروں پر مشتمل تھی ایک یہ کہ امت محمدیہ میں بھی ایک مسیح موعود پیدا ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اس امت کے علماء ظواہر اس کو بھی تکفیر و توہین کا نشانہ بنائیں گے۔ اور مورد غضب الٰہی ہوں گے۔

علمائے امت کی واضح پیشگوئیاں

خدائے علیم و خبیر نے سورہ فاتحہ کے اس لطیف نکتہ کا انکشاف مہدی موعودؑ کے ظہور سے مدتوں قبل امت مسلمہ کے دیگر علماء کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء ربانی پر بھی فرمایا:

(۱) الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ ممتاز ہسپانوی صوفی و مفسر (ولادت ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء)

(۲) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانیؒ (ولادت ۹۷۱ھ/۱۵۶۴ء وفات ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء)

چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے پیشگوئی فرمائی:

وَاِذَا خَرَجَ ھٰذَا الْاِمَامُ الْمَھْدِیُّ فَلَیْسَ لَہٗ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِلَّا الْفُقَھَاءُ خَاصَّۃً فَاِنَّہٗ لَا یَبْقٰی لَھُمْ رِیَاسَۃٌ وَلَا تَمْیِیْزٌ عَنِ الْعَامَّۃِ۔

(فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۳۶۶ صفحہ ۳۳۶ مطبوعہ مصر ۱۲۷۴ھ)

یعنی جب امام مہدی آئیں گے تو اس کے سبب سے زیادہ دشمن اور مخالف اس دور کے علماء اور فقہاء ہوں گے۔ کیونکہ لوگوں کے مہدی پر ایمان لے آنے کی وجہ سے اُن کی عوام پر برتری اور اُن پر امتیاز باقی نہ رہے گا۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:-

نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات او راعلی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و
مخالف کتاب و سنت دانند

(مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب نمبر ۵۵ صفحہ ۱۰۷)

کہ بعید نہیں کہ علماء ظواہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں۔ اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں۔

اسی طرح نواب صدیق حسن خاں صاحب (ولادت ۱۸۳۵ء وفات ۱۸۸۹ء) نے لکھا:-

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء
وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتدار مشائخ آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ
بر انداز دین و ملت ما است و بمخالفت بر خیزند و بحسب عادت خود حکم
تکفیر و تضلیل وے کنند۔"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳)

ترجمہ:- جب امام مہدی علیہ السلام سنت رسول کو جاری کرنے اور بدعت کو مٹانے کی جنگ میں مصروف ہوں گے۔ علماء زمانہ جو پیشرو فقہاء کی تقلید اور اپنے مشائخ کے اقتدار کے عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص تو ہمارے دین ملت کے طریق کے برخلاف ہے اس لئے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں گے اور اپنی سابقہ عادات کے موافق ان کو کافر اور گمراہ قرار دینے لگیں گے۔

خدائی نوشتے پورے ہو گئے

یہ خدائی نوشتے پہلی بار جماعت احمدیہ کے قیام سے بھی پانچ سال قبل ۱۸۸۴ء میں پورے ہوئے جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت میں براہین احمدیہ جیسی انقلاب انگیز اور باطل شکن کتاب لکھی اور یہ پُرشوکت اعلان فرمایا کہ مخالفین اسلام اگر اس پیش کردہ دلائل کو برداردہ توڑ دیں تو آپ بلا تامل دس ہزار کی جائیداد ان کے حوالہ کر دیں گے۔ براہین احمدیہ ایک عظیم شاہکار تھا جس پر ملک بھر کے مسلم حلقوں نے زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو اس پر مفصل تبصرہ لکھا جو اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ میں شائع شدہ ہے۔ اسی طرح حضرت صوفی احمد جان صاحب نے ایک اشتہار دیا جس میں آپ کو مخاطب کر کے لکھا: ؎

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اس کتاب کی اشاعت کے بعد اگر حضرت صوفی احمد جان صاحب کے پاس کوئی مرید ہونے کو آتا تو آپ فرماتے:-

"سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں جاؤ حضرت صاحبؑ کی بیعت کر لو۔"

علاوہ ازیں بنگلور کے مشہور مسلمان صحافی مدیر "منشور محمدی" نے اس پر مبسوط اور پُرزور نوٹ لکھا اور اعتراف کیا کہ:-

"اثبات اسلام و حقیقت نبوت قرآن میں یہ لاجواب کتاب اپنا نظیر نہیں رکھتی۔"
(منشور محمدی۔ ۵ رجمادی الآخر ۱۳۰۱ھ صفحہ ۱۹۵ و صفحہ ۱۹۶)

اس کے برعکس لدھیانہ کے مولوی محمد صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب نے براہین احمدیہ کو شرعی جرم قرار دیا اور اس کی پاداش میں آپ پر برملا کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جس کا ذکر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۰۔ صفحہ ۱۷۱ میں کیا۔

. لہٰذا وہ اس کتاب کے مؤلف کو منکر جہاد سمجھتے ہیں اور از راہ تعصب۔ و جہالت اس کے بغض اور مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر ان کو منکر جہاد نہیں کہہ سکتے اور نہ عام مسلمانوں کے روبرو اس وجہ سے ان کو کافر بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ اس وجہ کفر کو دل میں رکھتے اور بجز خاص اشخاص جن سے ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کسی پر ظاہر نہیں کرتے اور اس کا اظہار دوسرے

لباس اور پیرایہ میں کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں فلاں فلاں امور کفریہ دعویٰ نبوت اور تبدل قرآن اور تحریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہیں اس لئے اس کا مؤلف کافر ہے۔

اور حد یہ تھی کہ ایک طرف یہ حامیان دین متین آپ کو منکر جہاد قرار دیتے تھے اور دوسری طرف براہین احمدیہ کو ضبط کرانے پر اور آپ کو قانونی شکنجہ میں جکڑنے کے لئے پبلک میں زور و شور سے یہ پراپیگنڈا کر رہے تھے کہ یہ کتاب گورنمنٹ کی مخالف ہے اور اس کے مؤلف نے پیشوائی مذہب کے علاوہ پولیٹیکل سرداری کا بھی اس میں دعویٰ کیا ہے۔ اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے۔ اور اپنے فتح اور غلبہ کی بشارتیں اور اپنے مخالفین (یعنی مخالفین اسلام۔ ناقل) کی شکست و ہزیمت کی خبریں درج کی ہیں دوسرا سبب مولوی محمد حسین صاحب نے یہ بیان کیا کہ:-

"انہوں نے باستعانت بعض معزز اہل اسلام لودہانہ (جن کی نیک نیتی اور خیر خواہی ملک و سلطنت میں کوئی شک نہیں) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام ایک مدرسہ قائم کرنا چاہا تھا۔ اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ میں چندہ جمع ہو رہا تھا کہ انہیں دنوں مؤلف براہین احمدیہ با تدعا اہل اسلام لودہانہ پہنچ گئے۔ اور وہاں کے مسلمان ان کے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان کی برکات اور اثر صحبت کو دیکھ کر اکثر چندہ والے ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ کے لئے مؤلف کی خدمت میں پیشکش کئے گئے۔ اور مولوی صاحبان مذکور تہی دست ہو کر ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس امر نے بھی ان اصحاب کو بھڑکایا اور مؤلف کی تکفیر پر آمادہ کیا۔"

کتاب نصرت الابرار میں فتویٰ کا ذکر

لدھیانہ کے انہیں مکفر علماء نے ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ (مطابق ۲۲ نومبر ۱۸۸۸ء) کو ایک رسالہ نصرت الابرار مطبع صحافی لاہور ایچیسن گنج سے شائع کیا جس میں سرسید مرحوم کو دائرہ اسلام سے خارج اور ان کی الیسوسی ایشن میں شرکت کو حرام اور ہندوؤں کی کانگریس میں شمولیت کو مباح اور درست بتایا گیا تھا۔ اس رسالہ کا دیباچہ خیر شاہ امرتسری نے لکھا جس کے صفحہ ۴ پر ان لدھیانوی علماء کی فراست اور "دقت نظر" کی تعداد دیتے ہوئے بتایا کہ:-

اس خاندان عالیشان سے جو مسئلہ تحقیق ہو کر شائع ہوتا رہا۔ وہ بلاشک و ریب صحیح مانا گیا۔ اگرچہ بعض مسائل بادی النظر میں صحیح معلوم نہیں ہوئے لیکن بعد تعمق نظر صحت ان کے اظہر من الشمس اور ابیض من الامس ہوئی۔ جیسا کہ صاحب براہین احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں اول ان مولوی صاحبان نے تکفیر کا فتویٰ جاری کیا تھا۔ اس وقت بہت عالم عالم سکوت اور توقف میں رہے اور بعض مولوی صاحبان مخالف ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اب اکثر علماء محققین اس کی تکفیر پر متفق ہو گئے حتیٰ کہ مفتیان حرمین شریفین نے بھی اس کے ارتداد پر اپنی مواہیر ثبت فرمائیں جس کی تصدیق مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے رسالہ سے جو خاص مرزا صاحب کی تائید میں تصنیف ہوا ہے ہو سکتی ہے۔"

(نصرت الابرار صفحہ ۴)

۱۸۹۲ء میں علماء کا دوسرا فتویٰ تکفیر

۱۸۹۲ء میں یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد سے تین برس بعد خود مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک فتویٰ تکفیر لکھا۔ مولوی صاحب مذکور نے اس فتویٰ کی تشہیر و توثیق کے لئے وسیع پیمانہ پر ملک کا دورہ کیا۔ اور دلی۔ آگرہ۔ حیدرآباد۔ بنگال۔ کانپور۔ علی گڑھ۔ بنارس۔ اعظم گڑھ۔ آرہ غازی پور۔ بھوپال۔ لدھیانہ۔ امرتسر۔ سوجان پور۔ لاہور۔ پٹیالہ۔ لکھو کے۔ پشاور۔ سوات۔ راولپنڈی ہزارہ۔ جہلم۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ وزیرآباد۔ سوہدرہ۔ کپور تھلہ۔ کپورتھلہ۔ گنگوہ۔ دیوبند۔ سہارنپور لکھنؤ۔ مرادآباد اور پٹنہ غرضیکہ برصغیر پاک و ہند کے تمام اہم مقامات کے قریباً پونے دو سو علماء کے فتاویٰ حاصل کئے اور پھر اسے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ میں شائع کر دیا۔ جو دو سو ستتر ۲۷۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے برصغیر بلکہ عالم اسلام کی تاریخ میں سب سے ضخیم فتویٰ کہنا چاہیئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیثوں کے ایڈوکیٹ کہلاتے تھے اور ہندوستان کے سرکاری حلقوں میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ دوسری طرف انگریزی حکومت حضرت مسیح موعود کے دعویٰ مہدویت کی بنا پر شروع سے آپ کو مشکوک نگاہ سے دیکھتی تھی۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس فتویٰ سے قبل اس کی ضرورت و اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور لکھا کہ:-

"اشاعۃ السنۃ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو رد کرے۔ اور

(باقی ص۔۔ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

قربانی کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرو جو الٰہی جماعتوں میں کارفرما ہوتی ہے

ہر احمدی میں ایسا جوش عمل ہونا چاہیئے کہ وہ دن رات خدمت دین کیلئے مستعد رہے

الٰہی جماعتیں ایک خاص رنگ کے مصائب میں سے گذر کر ترقی کیا کرتی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء بمقام یارک ہاؤس کوئٹہ

سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
آج میں اختصاراً جماعت کو

ایک اہم امر

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ بات ایسی ہے کہ قادیان میں بھی میں اس طرف دوستوں کو توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اور ہجرت کے بعد بھی میں نے بار بار توجہ دلائی ہے مگر افسوس ہے کہ جماعت اس مضمون کو پوری طرح سمجھ نہیں سکی اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر اس طرف جلد توجہ نہ کی گئی تو ممکن ہے کہ قربانیوں کا وقت آنے پر بعض لوگ گر جائیں۔ اور اپنے پہلے ایمان کو بھی کھو بیٹھیں۔

وہ بات یہ ہے

کہ الٰہی جماعتیں ہمیشہ ایک خاص رنگ میں ترقی کیا کرتی ہیں اور آج تک اس میں ہمیں کوئی استثناء نظر نہیں آتا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ جن حالات میں سے گذرے ان سے بھی ہم ناواقف نہیں۔ ان کے علاوہ باقی انبیاء جن کا ذکر قرآن کریم نے مختصراً کیا ہے یا نہیں کیا ہے ان کے زمانے بھی ہمارے سامنے ہیں۔ یہ تمام کے تمام انبیاء ایسے تھے جن کی جماعتیں ایک خاص رنگ کے

مصائب میں سے گذر کر

ترقی کے مقام کو پہنچیں۔ لیکن ہماری جماعت ابھی تک اس رنگ کے مصائب میں سے نہیں گذری۔ دراصل اس میں ابتدائی زمانہ سے ہی کچھ ایسا عنصر آ گیا تھا جس نے بجائے اسے ایک الٰہی جماعت سمجھنے کے سوسائٹی اور انجمن سمجھ لیا اور یہ خیال کر لیا کہ جس طرح کسی خاص مقصد میں کامیابی حاصل کرنے اور ترقی حاصل کرنے کے لئے کسی انجمن یا سوسائٹی میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ہم بھی اس میں داخل ہو کر اپنے مقصد کو پالیں گے۔ اس سے زیادہ انہوں نے کوئی بات اپنے مدنظر نہیں رکھی

مجھے خوب یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا مجھے یاد نہیں کہ اس موقعہ پر گھر میں کوئی اور آدمی بھی موجود تھا یا نہیں ہو سکتا ہے وہاں میرے سوا اور بھی کوئی ہو کیونکہ میری عمر چھوٹی تھی اور اتنی اہم بات آپؑ نے صرف مجھے مخاطب کر کے نہیں کہی ہوگی غالباً حضرت ام المؤمنینؓ یا حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحبؓ گھر میں موجود ہوں گے۔ اور ان کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات بیان فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا: ہماری جماعت میں

تین قسم کے لوگ

شامل ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے میرے دعویٰ کو اچھی طرح سمجھا اور پھر مجھ پر دل سے ایمان لا کر جماعت میں داخل ہوئے دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جنہیں مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ساتھ حسن ظن تھی انہوں نے جب آپ کے علم کا شہرہ سنا اور دیکھا کہ وہ اس جماعت میں داخل ہو گئے ہیں تو آپؓ کی نقل میں انہوں نے بھی میری بیعت کر لی۔ اور تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جنہوں نے ہماری جماعت کو منظم کام کرنے والی دیکھا۔ دوسرے مسلمانوں کا انہوں نے تجربہ کیا تو ان میں کسی قسم کی زندگی اور بیداری نہ پائی۔ لیکن ہماری جماعت میں ایک

خاص قسم کا جوش عمل

انہیں نظر آیا اس لئے وہ اس میں داخل ہو گئے۔ وہ بھی ایمان کی وجہ سے اس جماعت میں داخل نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اسے ایک سوسائٹی یا انجمن سمجھا۔ ان میں یہ حس ہی نہیں تھی کہ الٰہی جماعتیں کس طرح تمام دنیا پہ چھا جایا کرتی ہیں۔ اس بات کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے جماعت کو

ایک معمولی سوسائٹی یا انجمن

سے زیادہ درجہ نہیں دیا۔ اور سمجھ لیا کہ ہم نے جو کچھ حاصل کرنا تھا کر لیا ہے مثلاً ریڈ کراس سوسائٹی ہے۔ وہ تمام دنیا پر غالب تو نہیں ہے۔ لیکن تاہم اس کا کام تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لوگ ان کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور یہی ان کا مطمع نظر تھا اس کو حاصل کرنے میں وہ لوگ کامیاب ہو گئے۔ اور سمجھ لیا کہ ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ ---------------

اور انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ہم نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا ہے۔ یہی خیال تھا جو ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ وہ عنصر تو نکل گیا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ابھی جماعت کے بعض لوگوں نے جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ وہ درست نہیں اور جس طریق پر جماعت اب چل رہی ہے۔ اس سے ہم باقی دنیا کو اپنے ساتھ مل جانے پر مجبور نہیں کر سکتے اور ان پر ایسا اثر نہیں ڈال سکتے کہ وہ بھی ہمارے پیچھے چلیں

یہ سلسلہ سچا ہے

اور ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک وقت خدا تعالیٰ اس پر ایسا لے آئے گا کہ تمام دنیا کی توجہ اس طرف پھر جائے گی۔ اور وہ اس میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے۔ اور اس کے آثار نظر بھی آ رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے اس سلسلہ میں کیا کچھ کیا۔ ہم نے اس اہم مقصد کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو ہمیں دینی چاہیئے تھی۔ افغانستان میں ہمارے کچھ آدمی شہید کر دیئے گئے۔ اس کے بعد ہم نے اسے اس طرح چھوڑ دیا۔ گویا وہ علاقہ دنیا سے مٹ گیا ہے حالانکہ الٰہی جماعتوں کا

یہ طریق ہوتا ہے

کہ اگر دشمن ان کے افراد کو مارنا چاہتا ہے تو وہ گھبراتے نہیں۔ وہ اپنے آپ کو موت کیلئے پیش کرتے چلے جاتے ہیں اور مرتے چلے جاتے ہیں۔ افغانستان میں اگر کچھ لوگ احمدی ہوئے تو وہ انفاقی طور پر ہوئے ہیں۔ ورنہ ہم نے اس طرف سے اپنی توجہ بالکل پھیر لی ہے۔ اسی طرح بعض اور ملکوں میں بھی ہو رہا ہے اگر ہم ایک مامور کی جماعت ہیں۔ جیسا کہ ہمارا دعویٰ ہے تو یقیناً ایک وقت ایسا آئے گا جب دنیا ہمیں مٹا دینے کے درپے ہوگی۔ مگر جب ایسا وقت آئے گا۔ تو کیا وہ لوگ جو اپنی آمد کا ½ یا ⅓ یا ¼ بھی چندہ کے طور پر نہیں دیتے وہ اس وقت

احمدیت کی خاطر

اپنی سینکڑوں روپے کی آمد کو چھوڑ دیں گے اگر اس وقت وہ سلسلہ کے لئے اپنی آمد کا ½ حصہ بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔ تو ہم ان پر یہ امید کس طرح کر سکتے ہیں کہ وہ اس وقت احمدیت کیلئے سب کچھ قربان کر دیں گے میں دیکھتا ہوں کہ ابھی جماعت کے اکثر حصہ میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور اس سلسلہ میں وہ جوش عمل نہیں پایا جاتا جس کی الٰہی جماعتوں سے امید کی جاتی ہے حالانکہ الٰہی سلسلوں میں شامل ہونے والے سب کے

سب واقفین زندگی ہوا کرتے ہیں۔ وہ رات کو جب سونے لگتے ہیں تو اپنے دن بھر کے اعمال پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا دن ان پر ایمان کی حالت میں گذری ہے۔ اور جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں۔ تو دن بھر کے لئے ایک مذہبی پروگرام بناتے ہیں۔ گویا ان کا دن اور رات مذہبی خدمت میں گذرتا ہے۔ جب تک جماعت کے تمام دوستوں میں یہ روح پیدا نہ ہو جائے وقت آنے پر وہ قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ روح پیدا ہو جائے گی۔ اور ہم میں ہر فرد کا دن اور رات دین کے کاموں میں گذرے گا۔ تو یقیناً ہماری کامیابی میں کچھ بھی شبہ باقی نہیں رہے گا۔

میں نے پہلے بھی

کئی دفعہ سنایا ہے

کہ میں نے بچپن میں ایک کشتی خریدی اگرچہ اسے تالا لگا دیا جاتا تھا۔ لیکن چونکہ ان دنوں تالے دیسی قسم کے پیچوں والے ہوتے تھے جو لکڑی سے کھول لئے جاتے تھے اس لئے دوسرے لڑکے آسانی کے ساتھ کشتی کھول کر لے جاتے اسے چلاتے اور اس میں چھلانگیں مارتے اور کودتے جس کی وجہ سے کشتی میں سوراخ ہو گئے اور پانی اندر آنا شروع ہو گیا سوراخوں میں روئی ڈال کر بند کرنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن سوراخ اتنے بڑے اور کثیر تعداد میں تھے کہ ان کا بند کرنا مشکل تھا میں نے تنگ آکر کچھ لڑکوں سے کہا کہ کسی طرح کشتی کھول کر لے جانے والوں کو میرے پاس پکڑ کر لے آؤ۔ ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کا ایک لڑکا آیا اور اس نے کہا لڑکے کشتی کھول کر لے گئے ہیں اور چلا رہے ہیں

آپ آکر دیکھ لیں

وہ کشتی جو سات آدمیوں کے لئے بنوائی گئی تھی لیکن جب میں وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دس بارہ لڑکے بے تحاشہ کشتی میں اس طرح کود رہے ہیں جس طرح شکر بنانے والے شکر کو ملتے ہیں اور وہ اس کو بھی ایک ذوق سمجھتے تھے۔ انہیں ایسا کرتے دیکھ کر مجھے غصہ آیا میں نے کچھ لڑکے دوڑائے اور انہیں کہا کہ تمام راستے روک لو تا بھاگنے نہ پائیں۔ ایک طرف میں خود کھڑا ہو گیا میں مدرسہ احمدیہ کی طرف تھا۔ اور کشتی نہر کی طرف تھی۔ وہ لڑکے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور رئیس سے عموماً لوگ خوف کھاتے ہیں۔

وہ ڈر کے مارے بھاگ گئے

اور جس طرف منہ آیا نکل گئے اتفاق سے ان کا ایک رنگ لیڈر جو قصاب کا لڑکا تھا۔ میری طرف ہی بھاگ آیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بڑا تھا۔ اور طاقت میں بھی مضبوط تھا۔ وہ چاہتا تو مجھے مار سکتا تھا لیکن اس پر خوف طاری ہو گیا جس کی وجہ سے وہ اچانک مجھے دیکھ کر سہم گیا میں دیوار کے پیچھے چھپ کر کھڑا تھا۔ وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے مارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ لیکن مارا نہیں

مجھے اپنے نفس پر قابو تھا

میرا ہاتھ اوپر اٹھا ہوا دیکھ کر اس کا ہاتھ بھی فوراً اوپر اٹھا جس کی وجہ سے میرا غصہ اور تیز ہو گیا۔ لیکن بعد میں اسے عقل آ گئی۔ اور اس نے ہاتھ نیچے گرا کر کہا اچھا جی اگر آپ مارنا چاہتے ہیں تو مار لیں یہ نہیں ...

بچپن کا واقعہ

ہے اور اب میری عمر ۶۰ برس کی ہے لیکن اب بھی جب وہ واقعہ مجھے یاد آتا ہے تو میرے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مارنا تو دور کی بات ہے۔ میں نے مارنے کے لئے صرف ہاتھ اُٹھایا تھا۔ اور پھر اسے نیچے گرا لیا تھا۔ لیکن اب بھی وہ نظارہ مجھے یاد آ جائے تو شرم آتی ہے اس لڑکے نے اپنا ہاتھ نیچے گرا لیا تو میں نے شرمندگی کے ساتھ اپنی پگڑی پکڑی اور دوسری طرف نکل گیا۔ غرض مارکھانا بڑے حوصلہ کی بات ہے جو مارتے ہیں وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف نہیں پھیر سکتے مگر جو مار کھاتے ہیں ان کی طرف دنیا کی توجہ پھر جاتی ہے۔ پس جماعت کو

یہ روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے

اگر جماعت کے دوست اپنے اندر یہ روح پیدا نہیں کریں گے۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگ وقت آنے پر بھگوڑے ثابت ہوں گے اور اپنے دلوں کو یہ تسلی دے لیں گے کہ ہم دل سے تو احمدی ہی ہیں لیکن جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ

ایمان قابل قبول

نہیں ہو سکتا اور ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے رحم کے نہیں بلکہ اس کے غضب کے مستحق ہوتے ہیں۔

○

فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ

بقیہ صفحہ (۲)

جملہ مضامین سابق کو چھوڑ کر بہمہ تن اس نئے دعاوی کے رد کے درپے ہو اس کے اصول باطلہ کا ابطال کر کے اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لا کے اس کی موجودہ جماعت و جمعیت کے تتر بتر کرنے کی کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں کو خصوصاً اہل حدیث کو جن کا یہ خادم ہے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچا دے۔ کیونکہ اسی (اشاعۃ السنۃ نے) قادیانی کے سابق دعاوی حمایت اسلام اور مقابلہ مخالفین اسلام و دعدہ تائید دین بذریعہ نشانہائے آسمانی و نصرت اصول اتفاقی اسلامی سے دھوکہ میں آکر یہ ریویو براہین احمدیہ مندرجہ نمبرے وغیرہ جلد ۷ میں اس کو امکانی ولی وملہم بنایا اور لوگوں میں اس کا اعتبار جمایا تھا جس کو یہ حضرات اپنے دعاوی مستحدثہ کی تائید میں اب پیش کر رہے ہیں اور اس کی عبارات اپنی تحریرات ورسائل میں نقل کر رہے ہیں اور ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور اپنے دعاوی کی صحت ثابت کر رہے ہیں۔ اشاعۃ السنۃ کا ریویو براہین احمدیہ اس کو امکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظر میں بے اعتبار ہو جاتا کیونکہ بہت سے علماء مختلف دیار ہندوستان و پنجاب و عرب کا ان الہامات کے سبب اس کی تکفیر و تفسیق و تبدیع پر اتفاق ہو چکا تھا۔ صرف اشاعۃ السنۃ کے ریویو نے فرقہ اہلحدیث اور اپنے خریداروں کے خیال میں اس کے الہام وولایت کا امکان جما رکھا ہے۔ اور اس کو حامی اسلام بنا رکھا تھا۔

لہذا اسی اشاعۃ السنۃ کا فرض ہے اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا۔ کہ اس نے جیسے کہ اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۳-۴)

(باقی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے برادر نسبتی ڈاکٹر محمد راشد صاحب قریشی آف بریلی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی اور اس کے والدین کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت دُعا فرمائیں۔ اس خوشی میں شکرانہ فنڈ صدقہ اور اعانت بدر میں پانچ پانچ روپے ارسال خدمت ہیں۔

خاکسار: محمد عابد قریشی شاہجہانپور یوپی

درخواست ہائے دُعا

عزیزہ حنیفہ شہناز صاحبہ کے گردوں کا لنڈن میں اپریشن ہو رہا ہے وہ اپریشن میں کامیابی اور صحت وسلامتی کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

(۲) قریشی عبد الرشید صاحب آف لنڈن کی اہلیہ صاحبہ کے ہاں وقت سے پہلے ولادت ہوئی ہے۔ قریشی صاحب اہلیہ صاحبہ اور بچہ کی کامل شفایابی اور عمر دراز کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

مکرم قمبیر احمد صاحب ہمارے دہلی میں لیبر آفس میں ٹریننگ کرنے آئے ہوئے ہیں۔ اب ان کا ٹریننگ کا زمانہ جلد ختم ہونے والا ہے۔ وہ درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اچھے Experience certificate کے ساتھ Reputation انہیں دستیاب ہو۔ اور مستقبل شاندار ہو اور بخیریت وطن جا سکوں۔

مرزا وسیم احمد قادیان

تحریف قرآن اور قرآن دانی پر اعتراض کا جواب

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان

غیر احمدی پاکٹ بک کا مصنف زیر عنوان "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اس کی قرآن دانی" لکھتا ہے:-
"ناظرین ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کو قرآن بالکل نہیں آتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کی کتب میں کثرت سے آیات قرآنی غلط لکھی ہوئی ہیں آپ جس کتاب کو اٹھائیں اس میں آیات قرآنی بیشتر غلط پائیں گے اب مرزائیوں کی طرف سے یہ لغو عذر پیش کیا جاتا ہے کہ کتابت کی غلطیاں ہیں۔"
(پاکٹ بک صفحہ ۳۳۸)

اس عبارت میں معترض نے تین اعتراض کئے ہیں۔ اور تینوں ہی خلاف واقعہ ہیں۔ ہم نے گزشتہ تحریف قرآن کے الزام کے جواب میں بدر میں دو قسطیں شائع کی تھیں اب یہ تیسری قسط ہے۔

معترض نے پہلی بات یہ کہی ہے کہ آپ کی کتب میں کثرت سے آیات قرآنی غلط لکھی ہوئی ہیں۔ معترض کا یہ قول سراسر مبالغہ سے پُر ہے اس نے اس کا ثبوت نہیں دیا اس نے صرف چھ مثالیں لکھی ہیں۔ جن کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں۔

دوسرا اعتراض معترض نے یہ کیا ہے کہ آپ کی جس کتاب کو بھی اُٹھایا جائے اس میں آیات قرآنی بیشتر غلط پائیں گے۔ یہ اعتراض بھی پہلے اعتراض کی طرح جھوٹ کا پلندا ہے جس کا ثبوت نہیں دیا گیا۔

تیسری بات معترض نے یہ کہی ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے اب یہ لغو عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطیاں ہیں۔

اس میں معترض نے دو دھوکے دئیے ہیں۔ اوّل یہ کہ کتابت کی غلطی کا عذر مرزائیوں کی طرف سے اب کیا جانے لگا ہے گویا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وقت میں نہ یہ اعتراض ہوئے اور نہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کبھی اسکا جواب دیا گیا۔ اور نہ ہی جماعت کی طرف سے۔

دوم معترض نے دوسرا دھوکہ یہ دیا ہے کہ غلطی کا سبب صرف سہو کتابت ہی قرار دیا جا رہا ہے اور کوئی سبب اسکا کبھی قرار نہیں دیا گیا۔ یہ بات بھی خلاف واقعہ ہے۔ ہم نے اپنے گزشتہ جواب میں سہو کاتب اور دیگر وجوہ کے علاوہ سبقت قلم کو بھی غلطی کا سبب قرار دیا تھا۔ آج کی قسط میں ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ السّلام کی زندگی ہی میں یہ اعتراض ہُوا کہ آپ کی تحریرات میں مختلف قسم کی اغلاط موجود ہیں اس اعتراض کو بار بار دہرایا گیا اور آپ نے بھی بار بار جواب دیا۔ بعض قسم کی اغلاط کی تعیین کرکے ثبوت دینے والے کے لئے آپ نے فی غلطی پانچ روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا اور بعض قسم کی اغلاط کا آپ نے اعتراف بھی فرمایا۔ یہ اغلاط یا تو سہو کاتب ہیں یا لغزش یا سبقت قلم کا نتیجہ ہیں۔ بعض جگہ نظر ثانی سے ان کی اصلاح ہوگئی مگر بعض اوقات نظر ثانی نہ ہو سکنے کی وجہ سے وہ رہ گئیں۔ بعض نظر ثانی کے باوجود نظر سے اوجھل رہ گئیں۔ معترضین نے اعتراضات کئے اور آپ نے انکو اسی قسم کا جواب دیا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو شخص اَسّی سے اوپر چھوٹی موٹی عربی اردو فارسی کتب کا مصنف ہے اور اس کی کتب ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں ان میں ایسی غلطیاں پائی جانی ممکن ہیں۔ لیکن معترضین اپنا اعتراض دہراتے رہے۔ اور آپ بھی ان کو مختلف پیرایوں میں جواب دیتے رہے۔

اس کے باوجود مخالفین اپنی ضد سے باز نہیں آئے اور اب تک اپنے اس اعتراض کو ان جوابات کو نظر انداز کرکے دہراتے چلے جاتے ہیں۔ گویا ان کو نہ تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کبھی جواب دیا گیا تھا اور نہ ہی جماعت احمدیہ کی طرف سے۔ گزشتہ دنوں اخبار "دعوت دہلی" کا ایک معترض تو یہاں تک لکھ دیا تھا کہ علماء کو ان اغلاط کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ یہ سربستہ راز صرف مجھ پر کھلا ہے۔

اب ہم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے دئیے گئے جوابات کو یہاں پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کو معترضین کی دیانتداری کی حقیقت معلوم ہو سکے۔

آپ اپنی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ نہ کرنے اور جھوٹا عذر تلاش کرنے پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-
"اور ان کو خوب معلوم ہے کہ عربی یا فارسی کی کوئی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اور حیلہ جو کے لئے کوئی نہ کوئی لفظ تو سہو کاتب ہی سہی حجت پیش کرنے کے لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے .... یہ شرمناک عذر پیش کر دیا .... کہ کسی ایک سہو کاتب یا فرض کرو اتفاقاً کسی غلطی کے نکالنے سے یہ حجت ہاتھ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اس لئے اب بحث کی ضرورت نہیں .... جو شخص عربی یا فارسی میں مبسوط کتابیں تالیف کرے ممکن ہے کہ حسب مقولہ مشہورہ قلما سلم مکثار کے کوئی صرفی و نحوی غلطی اس سے ہو جائے اور بباعث خطا نظر کے اس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہ بھی ممکن ہے کہ سہو کاتب سے کوئی غلطی چھپ جائے اور بباعث ذہول لبشریت انسان کی اس پر نظر نہ پڑے گی (کرامات الصادقین صفحہ ۶ ۱۸۹۳ء)

۲- آپ فرماتے ہیں:-
"وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاری سے نکالی ہیں اگر وہ تمام اکٹھی کرلی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہونگی اور ان میں اکثر سہو کاتب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بوجہ نہ میسر آنے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں۔"
(الخلافہ صفحہ ۸۲ ۱۸۹۴ء)

اس میں آپ کی کتاب التبلیغ کی غلطیوں کا ذکر ہے۔

۳- آپ فرماتے ہیں کہ
"میری کتب میں بھی سہو کاتب اور لغزش قلم اور بغیر ارادہ محض میری طرف سے غفلت و عدم توجہ سے بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔"
(انجام آتھم صفحہ ۲۳۱ ۱۸۹۶ء)

۴- اور حضور کا ایک فقرہ مولوی محمد اسماعیل صاحب ڈلیسوی نے شبستان میں بغیر حوالہ دئے خود تسلیم کیا ہے کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔
"واللّٰہ ما مسّنی قلمی من لغو ولا سھو من عمری"
کہ خدا کی قسم ساری عمر میری قلم سے نہ تو کبھی لغویات صادر ہوئی ہے اور نہ ہی کبھی سہو ہُوا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ آپ کی تحریرات میں غلطی خواہ قرآن کریم کی کسی آیت میں ہو یا دیگر عبارت میں وہ دراصل یا تو سہو کاتب ہے یا لغزش و سبقت قلم ہے۔ آپ نے عمداً کبھی غلطی نہیں کی نہ کبھی سہو خطا آپ سے سرزد ہوئی ہے اسلئے کسی آیت کے نقل کرنے میں کسی غلطی کے وقوع سے یہ بے بنیاد نتیجہ اخذ کرنا کہ آپ نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے یا آپ کو قرآن نہ آتا تھا نری جہالت ہے یا سراسر ظلم ہے۔

معترض کا یہ کہنا کہ آپ کا تو یہ دعویٰ تھا کہ
"میں اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ رہا ہوں کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۹۳)
"مگر آپ کو اتنی خبر نہیں کہ میں قرآن کی آیات غلط لکھ رہا ہوں۔"

اس لئے باطل ہے کہ یہ تائید

روح القدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں سے زیادہ حاصل تھی مگر پھر بھی حضور کو نماز میں سہو ہو گیا تھا۔ اور چار کی بجائے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا۔ اور آپ کو یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ میں غلطی کر رہا ہوں پس جب سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم غلطی کر سکتے ہیں تو مسیح موعود کس طرح بشری غلطی سے بچ سکتے ہیں۔ کبھی بھی غلطی اور سہو نہ کرنے تو اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے نہ کہ بشر کی پس اسے وجہ تحریف قرار دینا یا اسے قرآن دانی کے خلاف دلیل ٹھہرانا صرف ان لوگوں کا کام ہے جو حق سے عداوت رکھتے ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ تبارک اللہ احسن الخالقین کا فقرہ کاتب وحی کا تھا جب یہ فقرہ حضور کی وحی میں نازل ہو گیا تو کاتب وحی کو اس سے ٹھوکر لگ گئی اور وہ مرتد ہو گیا اس نے سمجھا کہ جس طرح میرا یہ فقرہ انہوں نے لے لیا اور اسے وحی قرار دے لیا ہے باقی قرآن کریم کی آیات بھی من گھڑت ہیں اس نے قرآن کریم کی شان کو نہ دیکھا اور اسے نظر انداز کر کے اپنی جہالت کا ثبوت دیا یہی حال ہمارے مخالف علماء کا ہے وہ آپ کی کتب کی شان کو تو نہیں دیکھتے مگر ایسی معمولی اغلاط کو وجہ اعتراض بنا کر اسے دہراتے چلے جاتے اور اس میں طرح طرح سے دھوکہ بازی سے کام لیتے ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ کاتب کس قدر احتیاط سے قرآن کریم اپنے سے دیکھ کر لکھتے ہیں مگر پھر اس میں غلطیاں رہ جاتی ہیں نظر ثانی کرنے والے حفاظ نظر ثانی کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات غلطیاں نکل آتی ہیں اور اس بات کا قرآن دانی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر معترض ہیں کہ اپنی رٹ لگائے جاتے ہیں وہ اس قسم کی غلطیوں سے یہ غلط نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ قرآن دانی سے کورے تھے حالانکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے چیلنج دیکر عربی میں فصیح و بلیغ تفسیریں کرامات الصادقین اور اعجاز المسیح وغیرہ شائع فرمائیں اور علماء ان کے مقابلہ سے عاجز رہے اس رسوا کن ندامت پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ اس قسم کے ناقص و بیکار حیلے اختیار کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر وہ جس قدر ان باتوں کو اچھالیں گے اسی قدر ان کی بے وقوفی اور رسوائی ہوگی۔ ☆

ربوہ اور قادیان کے متعلق

امریکن احمدی زائرین کے ایمان افروز تاثرات

ترجمہ از مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان

تاثرات محترم الحاج مظفر احمد صاحب امیر مڈویسٹ ریجن

ربوہ کی زیارت کرنے والے امریکن قافلہ کی قیادت اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ربوہ سے قادیان جانے والے غیر ملکیوں کے قافلہ کی سربراہی کا مخصوص اعزاز اس خاکسار کو حاصل ہوا۔ یہ زیارتیں ہمارے اندر ایک ولولہ اور ایک عزم پیدا کرنے کا باعث بنیں۔ کہ حضور اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قادیان میں مقیم استقامت رکھنے والے احباب کے نمونوں کی جو ہم نے دیکھے ہیں، تقلید کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کریں۔ زمانہ حال حضور ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مذہب اسلام کی پیش قدمی اور بنی نوع انسان کی ترقی پر صرف ہوتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے ہم ہر رنگ میں قربانیاں کریں۔

ایک ہی مثال سنئے۔ دنیا کے روحانی محور ہمارے پیارے حضور بیمار چلے آرہے تھے۔ لیکن آپ نے ایک بہترین مثال قائم کر کے بتا دیا کہ خدمت کرنا، رہنمائی کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اور آپ نے اپنی علالت کو سد راہ نہیں بننے دیا۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران کئی بار خطاب فرمایا بلکہ وفود کو بے شمار بار شرف باریابی بخشا اور دیگر کئی تقریبات میں شمولیت فرمائی۔ یہ کیا شاندار مظاہرہ تھا آپ کی ذاتی قربانی کا!

حضور نے ہمیں بتایا تھا کہ قادیان میں مقیم ہمارے بھائی ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ گو ان کی تعداد کم ہے۔ لیکن ان کا مقام بلند ہے۔ ان کی دیانت، خلوص اور رفاقت کے جذبات ان اقوام کو متأثر کرتے ہیں جو اکثریت میں ہیں۔ یہ احباب اپنے ایمان کی وجہ سے حوصلہ مند ہیں اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں سے محبت رکھتے ہیں۔ سو ہم امریکن احمدیوں کو ان کے نمونہ کی اقتدا کرنی چاہئے تاکہ ہمارے اردگرد کے غیر از جماعت لوگ احمدیت کو اور ہمیں محسوس کریں اور احترام کریں۔

ربوہ ہمیں مطلوبہ قیادت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ساکنین ربوہ سے جو روشنی کے مینار ہیں، ہم اپنے ظرف کے مطابق نور حاصل کرتے اور اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے اور اس تاریک دنیا میں اس نور کو پھیلاتے ہیں۔ آئندہ جلسہ سالانہ پر جانے تک ہمیں نہ صرف اپنے اندر کامل تبدیلی پیدا کرنی چاہئے بلکہ اس بارے میں ہمیں اپنا پورا زور صرف کرنا چاہئے کہ اردگرد کی دنیا میں تبدیلی لائیں۔ ہمارے سامنے ایک عظیم کام ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہم پر لازم ہے۔

تاثرات محترمہ بہن حاجہ مریم رفیقہ ظفر صاحبہ ڈیٹن (اوہائیو)

افریقی نسل کے لوگ جو امریکہ میں دیر سے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے آئے ہیں اور ان سے نسلی امتیاز برتا جاتا رہا ہے، دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر جن ہمدردانہ اور برادرانہ جذبات سے ان کو واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے دل و جان سے قدردان ہیں۔ اسلام ان کو دیگر نسلوں کے ساتھ مساوات کا مقام عطا کرتا ہے اور ایک اور دوسرے انسان میں اس میں کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھی جاتی۔ اس عظیم مذہب کی جان درجہ کی مساوات اور عالمگیر اخوت ہے۔ لیکن ربوہ اور قادیان کی زیارت سے پہلے اسلام کی اس عظیم تعلیم کی اہمیت مجھ پر پوری طرح واضح نہ تھی۔ میں نے یہ پایا کہ ہمارے ان دونوں عالمگیر مراکز میں اسلام کی ان دونوں اعلیٰ تعلیمات پر ہمارے عالی مقام ربانی حضرات واقعی عمل پیرا ہیں۔

کام کی زیادتی اور مصروفیات کے باوجود جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ مقام کا اقتضاء ہیں۔ آپ نے ازراہ کرم ہمیں اپنی ملاقات سے پورے احترام و اکرام سے مشرف فرمایا اور ہمارے مسائل کی طرف توجہ دی اور ہماری رہنمائی فرمائی۔ آپ کمال اور تقویٰ کا اسوہ ہیں۔ آپ کی پُرشوکت موجودگی میں ہم بڑا اعزاز محسوس کرتے تھے۔ ربوہ ہی میں "انسانیت زندہ باد" کے نعرے کی اہمیت میں نے جان پائی جو آپ نے جلسہ سالانہ کے حاضرین میں بلند فرمایا تھا۔ سیاہ و سفید اور سرخ و زرد، ہر رنگ کے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے نمائندہ (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) کی نظر میں یکساں تھے۔

خواتین کا اجتماع الگ تھا جو نظم و ضبط اور روح خدمت اور باہمی لحاظ کا منظر پیش کرتا تھا۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات، تمام کی تمام چھوٹی آپا (حضرت سیدہ ام متین صاحبہ) کی قیادت میں باہم مربوط و منظم ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ آپ ممبرات کی خدمت پر کمربستہ ہیں۔ آپ دن رات کام چلانے میں مصروف ہیں اور ممبرات ہمارے آرام اور سہولت کا خیال رکھنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے کوشاں ہیں۔ جزاھم اللہ۔

جو اسباق ہم نے ربوہ اور قادیان میں پڑھے ہیں۔ خدا کرے ہم اپنی عملی زندگی میں انہیں تبدیل کر سکیں۔ ان معزز ربانی احباب کی معیت میں وہاں ہونا بہت بڑی برکت ہے۔!

بشکریہ احمدیہ بلیٹن لنڈن بابت مارچ ۱۹۷۵ء ☆

دوسری قسط

مسئلہ آمدِ ثانی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ایک مختصر جائزہ!

کیا انبیاء سابقین میں سے کوئی نبی اُمتِ محمدیہ کا فرد اور نبی ہو سکتا ہے؟

علماء کرام کے غور و فکر کیلئے ایک حدیث قدسی

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۵۔ حضرت مسیح ناصریؑ تابع نبی ہونگے!

متذکرہ بالا دونوں گروہ اِس اعتقاد میں مشترک ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی ہوں گے۔ اور اُمتِ محمدیہ کا فرد ہونگے۔ گویا اُن کے نزدیک شریعتِ محمدیہ کا تابع نبی اُمتِ محمدیہ میں آسکتا ہے۔

۱۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاریؒ جو فقہ حنفیہ کے جلیل القدر امام ہیں۔ اُس گروہ کے نظریہ کی تردید کرتے ہوئے جو کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود جو آئے گا۔ وہ نبی نہیں ہوگا۔ کیونکہ نبی اُمتی نہیں ہوسکتا اور اُمتی نبی نہیں ہوسکتا۔ تحریر فرماتے ہیں! :-

"لَا مُنَافَاةَ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا وَاَنْ يَكُوْنَ مُتَابِعًا لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيَانِ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَاِتْقَانِ طَرِيْقَتِهٖ وَلَوْ بِالْوَحْيِ اِلَيْهِ" (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴)

کہ مسیح کے نبی ہونے اور اُن کے اُمتی ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے۔ (یعنی کوئی روک نہیں ہے۔ نبی اُمتی ہوسکتا ہے۔ اور نبی رہتے ہوئے اُمتی ہوسکتا ہے) بشرطیکہ وہ رسول کریم صلعم کی شریعت کے احکام کو پختہ کرے۔ آپ کی طریقت کو پختہ کرے۔ خواہ وہ یہ کام اپنی وحی سے کرے۔

نیز حضرت امام علی القاریؒ آیت "خاتم النبیین" اور حدیث "لانبی بعدی" اور فرزندِ رسول حضرت ابراہیمؑ کے بارہ میں "ابن ماجہ" کی حدیث نبوی "لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا" اور حدیث "لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ" (ترمذی) میں باہمی تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہوجاتے اور اسی طرح حضرت عمرؓ نبی بن جاتے۔ تو آنحضرت صلعم کے متبع نبی ہوتے جیسے حضرت عیسیٰ۔ خضر اور الیاس علیہم السلام ہیں۔ یہ صورت خاتم النبیین کے خلاف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کا اُمتی نہ ہو"۔

(ترجمہ از موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ ۵۸)

۲۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "مقام خاتم النبیین" کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳)

نیز فرمایا:-

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کا متذکرہ بالا قول واضح ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو یہ نہیں فرمایا۔ کہ باہر سے کسی دوسری اُمت کا نبی آجائے۔ تو خاتمیتِ محمدی (جو خاتمیت مرتبی، ذاتی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے) میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ خاتمیت محمدی جامع ہے ہر قسم کی خاتمیت کو۔ خاتمیت محمدی جامع ہے خاتمیت مرتبی کو۔ خاتمیت محمدی جامع ہے خاتمیت زمانی کو۔ خاتمیت محمدی جامع ہے خاتمیت مکانی کو۔ پس مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ دیوبند کے نزدیک بھی آنحضرت صلعم کے بعد نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ خاتمیت محمدی کے فیض سے۔ اور ایسے نبی کے پیدا ہونے میں خاتمیت زمانی روک نہیں جو آنحضرت صلعم کا روحانی فرزند آپ کے نورِ نبوت کا عکس اور ظل اور آپ کے دین و شریعت کا خادم ہو۔

۶۔ فیصلہ کن حدیث قدسی

اب ہم اپنے اِس مقالہ میں علماء کے غور و فکر کے لئے ایک فیصلہ کن حدیث قدسی کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ جس میں اِس امر کا واضح ذکر موجود ہے۔ کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہی ایسا تابع نبی ہو سکتا ہے۔ انبیاء سابقین میں سے کوئی نبی آکر آپ کا اُمتی بھی نہیں بن سکتا۔

امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "کفایۃ اللبیب فی خصائص الحبیب المعروف بالخصائص الکبریٰ" ۔ حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں۔

"وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى نَبِيِّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ لَقِيَنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اِسْمَهٗ مَعَ اِسْمِيْ فِي الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ حَتّٰى يَدْخُلَهَا هُوَ وَاُمَّتُهٗ قَالَ وَمَنْ اُمَّتُهٗ قَالَ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ صُعُوْدًا وَهُبُوْطًا وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ اَوْسَاطَهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ اَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ قَالَ اسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَاْخَرَ وَلٰكِنْ سَاَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فِيْ دَارِ الْجَلَالِ"۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۱۲ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن۔)

ترجمہ:- ابو نعیم نے اپنی کتاب میں حضرت انسؓ سے تخریج کی ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ خدا نے بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰؑ کو وحی کی۔ کہ جو شخص مجھ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہو۔ تو میں اُس کو دوزخ میں داخل کرونگا۔ موسیٰؑ نے عرض کیا۔ کہ اے میرے رب وہ احمد کون ہے؟ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی۔ جو احمدؐ سے زیادہ میرے نزدیک مقرّب و مکرّم ہو۔ میں نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرش پر اُس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ رکھا ہے۔ بے شک جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے۔ جب تک وہ نبیؐ اور اُس کی اُمت جنّت میں داخل نہ ہوں۔ موسیٰؑ نے عرض کی۔ آپؐ کی اُمت کون لوگ ہیں؟ ارشاد باری ہوا۔ وہ بہت حمد کرنے والے ہونگے اور ہر حال میں چڑھائی اور اترائی میں حمد کرنے والے ہونگے۔ انہوں نے (عبادتِ الٰہی کے لئے) اپنی کمریں کسی ہوئی ہونگی۔ وہ اپنے اطراف و اعضاء پاک رکھیں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو تارک دنیا ہونگے (یعنی رات کو بھی عبادت کریں گے) میں اُن کا تھوڑا عمل بھی قبول کرلونگا۔ اور اُنہیں کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت سے جنّت میں داخل کردونگا۔ اِس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ ربّ العزّت میں عرض کیا

"اِجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ"

کہ مجھ کو اُس اُمت کا نبی بنا دیجئے۔ (باقی صفحہ ...)

محمد رسول اللہ صلعم کی اُمت کا نبی بنا دیجئے) اس پر خدا تعالیٰ نے جواب دیا۔

"نَبِیُّھَا مِنْھَا"

کہ اُس اُمت کا نبی اُس اُمت میں سے ہی ہو گا۔

اِس پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ کہ

مجھ کو اس احمدؐ نبی کی اُمت میں سے ہی بنا دیجئے۔ تب ارشاد الٰہی ہوا۔ کہ "تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے (یعنی بعد میں) ہوں گے۔ البتہ میں تم کو اور اُن کو دار الجلال (جنت) میں جمع کر دونگا۔" (یعنی دُنیا میں تم اُن کے اُمتی بھی نہیں بن سکتے)

قارئین کرام! اِس حدیث قدسی سے واضح طور پر معلوم ہوا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جیسے جلیل القدر شارع نبی بھی نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمت کے نبی بن سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اُمتِ محمّدیہ کے فرد بن سکتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی اُمت محمّدیہ میں نبی ہو گا۔ تو وہ اُمت محمّدیہ کا ہی کوئی فرد ہو گا۔

پس جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام جیسے شخص اُمت محمّدیہ میں نبی تو کیا اُمتی بھی نہیں بن سکتے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام (جن کی اصالتاً آمد ثانی کا علماءِ کرام شدید انتظار کر رہے ہیں) آکر اُمتی نبی کیسے بن سکتے ہیں؟ اُمید ہے علماء کرام بھی اس حدیث قدسی پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے!!

۷۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ

بھائیو! متذکرہ بالا حدیث قدسی کی رو سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام (نہ اصالتاً اُمت محمّدیہ میں آسکتے ہیں اور نہ ہی اُمت میں آکر نبی بن سکتے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث کے مطابق اُمت محمّدیہ کا نبی اُمت محمّدیہ میں سے ہی آسکتا ہے۔ نہ کہ کسی دوسری اُمت میں سے۔ نیز جب کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی طبعی وفات ثابت ہے۔ اُن کی دوبارہ آمد کا انتظار ہی عبث و بیکار ہے۔ چونکہ احادیث میں اُمت محمّدیہ میں ظاہر ہونے والے موعود مہدی کو جو اُمتی نبی ہونے والا تھا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام سے کمال مماثلت کی وجہ سے بطور استعارہ عیسیٰ ابن مریم کا نام دیا گیا تھا۔ بعض بزرگانِ سلف نے صرف احادیث کے ظاہری الفاظ کو ہی دیکھ کر یہ نظریہ ظاہر فرما دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں۔ اور وہ اصالتاً دوبارہ اِس اُمت میں واپس آئیں گے۔ حالانکہ سنّتِ انبیاء کے مطابق وہ وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا اُمت محمّدیہ میں آنے والا موعود مسیح محمّدی ہے نہ کہ مسیح ناصری۔ اسی لئے اُس موعود کی خبر دیتے ہوئے خود آنحضرت صلعم نے "اِمَامُکُم مِنکُم" (بخاری شریف) کے الفاظ بیان فرما کر صراحت کر دی۔ کہ وہ موعود مسیح اُمت محمّدیہ کا ہی ایک فرد ہو گا۔ لہٰذا آخری زمانہ کا موعود صرف ایک شخصیت ہے وہی امام مہدی اور وہی مسیح موعود ہے نہ کہ دو شخصیتیں۔ جیسا کہ علماء کرام اور عوام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے اُسی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

(ا) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا۔ اِن دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے مشرف فرمایا۔" (اربعین ۲)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

ب:۔ "مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمتی کہہ کر بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے اِن دونوں ناموں کے سُننے سے میرے دِل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے اور میں شکر کرتا ہوں۔ کہ اِس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی۔ اور اِس مرکب نام رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم تو عیسیٰ ابن مریم کو خدا بناتے ہو۔ لیکن ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلّم) اِس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی اُمت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ اُمتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

ہمیں قارئین کرام سے اُمید ہے۔ کہ متذکرہ بالا حقائق کی روشنی میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ پر غور کر کے اس مامور ربانی کی جماعت میں شامل ہونے ...

جماعت احمدیہ کلکتہ و شیموگہ میں ہفتہ قرآن مجید

۱۔ جماعتِ احمدیہ کلکتہ

لوکل انجمن کلکتہ کے زیر اہتمام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کی بابرکت تحریک ہفتہ قرآن کریم۔ مقررہ تاریخوں میں یعنی مورخہ ۸ر جولائی بروز جمعۃ المبارک سے ۱۱ر جولائی تک پوری عقیدت کے ساتھ منایا گیا۔ ہر روز بعد نماز عشاء تلاوت قرآن مجید کے بعد ایک تقریر رکھی جاتی رہی۔ خاکسار کے علاوہ مکرم مظہر الحق صاحب مکرم منیر احمد صاحب بانی مکرم صلاح الدین صاحب مکرم نصیر احمد صاحب بانی نے حصّہ لیا۔ جس میں ان حضرات نے قرآن کریم میں متقین کی علامات تقویٰ کے حصول کے ذرائع منافقین کی علامات قرآن مجید کے فضائل و خصوصیات اور اسی طرح دیگر موضوعات پر تقاریر کیں۔

اس کے علاوہ مورخہ ۱۳ر جولائی بروز اتوار صبح ساڑھے ۹ بجے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا اس جلسہ کی صدارت کے فرائض محترم سید نور عالم صاحب قائمقام امیر جماعت کلکتہ نے ادا کئے مکرم صلاح الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کی خصوصیات اور دیگر الٰہی کتب کے مقابل پر قرآن کے محاسن و فضائل پر مختصراً روشنی ڈالی دوسری تقریر مکرم خلیل الرحمٰن صاحب آف بنگلہ دیش نے انگریزی زبان میں کی بعدہٗ قرآن مجید سے متعلق مکرم منیر احمد صاحب بانی نے حاضرین سے دس سوالات کے جوابات پوچھے اور آخر میں مکرم منشی شمس الدین صاحب نے جماعت کو حضور انور کی تحریک کے مطابق قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی تلقین فرمائی اور دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اسی روز شام کو بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ کلکتہ کے زیر اہتمام بھی اجلاس منعقد کیا جس میں قرآن مجید کے فضائل بیان کرتے ہوئے اس کے پڑھنے پڑھانے کی عورتوں میں تحریک کی گئی۔

اسی طرح مورخہ ۱۳ر جولائی بروز اتوار مجلس انصار اللہ کلکتہ کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں نہایت شان سے جلسہ منایا گیا جس کی صدارت مکرمی منشی شمس الدین صاحب زعیم انصار اللہ نے کی خود صدر صاحب جلسہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ مکرم منیر احمد صاحب بانی نے قرآن مجید کی روشنی میں جنوں کے بارے میں ایک نہایت مؤثر اور علمی تقریر کی بعدہٗ مکرم مظہر الحق صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بہت سی قرآنی آیات کی تشریح بیان کی اور اپنے مضمون کو احسن رنگ میں پیش کیا۔ آخری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے نے بنگلہ زبان میں کی اور محترم صدر مجلس نے صدارتی تقریر کے بعد دُعا کرائی۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں قرآنی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونیکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار ۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

۲۔ جماعتِ احمدیہ شیموگہ

سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی تحریک "تعلیم القرآن" کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ہفتہ قرآن مجید ۸ر جولائی تا ۱۱ر جولائی ۱۹۷۵ء منانے کا اعلان بدر میں ہوا تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ شیموگہ نے روزانہ درس رکھکر ہفتہ قرآن کریم منایا۔ یعنی مورخہ ۸ر تا ۱۱ر جولائی جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔

محترم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ کے گھر پر۔ قرآن مجید کے فضائل مومنین۔ منافقین اور منکرین کی علامات از روئے قرآن کریم پر خاکسار نے درس دیا۔ ۷ر تا ۹ر جولائی۔ مکرم ایس۔ کے اختر حسین صاحب سکریٹری تبلیغ کے گھر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ "بشریٰ لکم" مکرم خضر محمود صاحب نے پڑھکر سنایا۔ اور دو دن خاکسار نے "قرآن کریم کی ضرورت اور صداقت" پر درس دیا۔ ۱۱ر جولائی کو محترم سید بی دستگیر صاحب کے گھر پر خاکسار نے "قرآنی پیشگوئیاں" پر درس دیا۔ درس کے بعد احباب جماعت کو قرآن کریم سیکھنے اور پڑھنے اور پڑھانے کی تلقین کی جاتی رہی اور بعد دُعا یہ مبارک مجلس ختم ہوتی رہی۔

احباب جماعت اور بزرگان سے عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور پُر نور کی تحریک "تعلیم القرآن" پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق دے آمین خاکسار رفیق احمد مبلغ شیموگہ۔

... اشاعت اسلام کی سعادت پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ آمین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تربیت اولاد ۔ اور ۔ فرائض والدین

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ رشی نگر کشمیر

نونہال قوم کا مایہ ناز سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت ازبس ضروری ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا"

یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے آپ کو اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو آگ سے بچاؤ۔ یعنی اُن کی ایسی تربیت کرو کہ وہ اخلاق و عادات، کردار، خصائل و شمائل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بنی نوع انسان سے محبت و مؤدت کا سلوک کرنے والے بن جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے ابدی زندگی پانے والے بن جائیں۔ یعنی بچوں کو اس طریق سے استوار بنیادوں پر کھڑا کر دیا جائے جو آئندہ قوم و ملک اور بنی نوع انسان کیلئے مفید ثابت ہوں۔ لیکن اس کے لئے بڑی تگ و دو اور محنتِ شاقہ کی ضرورت ہے۔ دنیا میں کوئی شئے ایسی نہیں جو بغیر محنت کے حاصل ہو سکے۔ حیوانات و نباتات اور پرندوں کو لیجئے اُن کی نشوونما کے لئے انتہائی محنت و جد و جہد کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایک پودے کو لیجئے کہ وہ چھوٹا ہی ہوتا ہے۔ اُس کی کونپلیں پھوٹ رہی ہوتی ہیں۔ اُس کی نشوونما کے لئے اُسی وقت کوشش شروع کر دی جاتی ہے اُس ننھے پودے کی حفاظت اگر موسموں کے بد اثرات سے نہ کی جائے۔ وقت پر پانی نہ دیا جائے۔ اُسکی صحیح نگہداشت نہ کی جائے تو لازمًا وہ سوکھ جائے گا۔ یا اگر سوکھے گا نہیں تو صحیح طور پر پروان نہیں چڑھ سکے گا۔ اُسکے خواص مفقود ہو جائینگے۔ ہم اُس سے کما حقہٗ تب ہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جب ہم اُس کی ابتداء سے صحیح پرورش و نگہداشت کریں۔ یہی حال اولاد اور نونہالانِ قوم کا ہے۔ جب تک اُن کی صحیح تربیت نہ کی جائے وہ صحیح طور پر پروان نہیں چڑھ سکتے۔ پس والدین کیلئے ضروری ہے کہ جس طرح ایک باغبان اپنے پودوں کی جان فشانی سے دیکھ بھال کرتا ہے۔ اسی طرح والدین اپنی اولاد کے لئے کوشش کریں اور قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ کے ارشاد کے مطابق ابدی زندگی کے وارث بنیں۔

بچہ کی پیدائش

اسلام نے بچّے کی پیدائش سے ہی اسکی تعلیم و تربیت کا زرّین حکم دیا ہے بچے کے پیدا ہوتے ہی اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کے الفاظ دہرانے کا حکم دیا۔ گویا اسکی عملی تربیت پیدائش کے ساتھ ہی شروع کر دی جاتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اذان کے ساتھ ہی تعلیم کے علاوہ بالقوہ طور عملی تربیت کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے اسی لئے اُس کے کان میں قد قامت الصلوٰۃ (یعنی اب تمہارے عبد بننے کا وقت شروع ہو رہا ہے) کے الفاظ ڈال کر اُسے آنے والی عملی زندگی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نہایت درجہ لطیف اشارات ہیں۔ جو بچہ اور اُسکے والدین ہر دو کیلئے ایک مبارک درس حکمت کا کام دیتے ہیں"

(اجتماعی تربیت اور اُس کے اصول صفحہ ۱۲)

تربیت کی اہمیت فرد اور جماعت کے لئے

فرد اور جماعت، کا مدارِ کامرانی تمام تر صحیح اور موزوں تربیت پر ہے یہی وجہ ہے کہ متمدن حکومتیں بڑی دریا دلی سے تعلیم و تربیت پر روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ انہیں معلوم ہے تعلیم بجائے خود ایک بہت بڑی قوت ہے۔ تعلیم ہی کا سہارا ہے کہ انسان ترقی کرتا ہے اور جماعت آگے بڑھتی ہے۔ تاریخ سے بڑھ کر اس حقیقت کا کوئی شاہد نہیں کہ صحیح تربیت نے قوموں کو موت کی جان کنی سے نکال کر زندگی کے اعلیٰ شاہراہ پر لا کھڑا کیا۔ ملکوں کو غفلت کی نیند سے جگا کر دانش و ہوشیاری کے ایوان میں پہنچا دیا۔

اسکاٹ لینڈ کی مثال

ایک زمانہ تھا کہ اسکاٹ لینڈ کا نام ہی ایک مستقل عیب بن گیا تھا۔ اس کا نام حقارت اور ذلت سے لیا جاتا۔ لیکن جب وہاں عمومی طور پر جبری تعلیم کا قانون نافذ ہوا اور ناخواندہ لوگوں کی تعلیم کا پروگرام عمل میں لایا گیا۔ بچے غول کے غول اسکولوں میں پہنچنے لگے۔ تو اُسی بدنام اسکاٹ لینڈ کی کایا پلٹ گئی۔ اب لوگوں کی زبانوں پر اس کا ذکر تعریف و توصیف کے ساتھ آنے لگا۔ اسکاٹ لینڈ کی آب و ہوا اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی وہاں کے شجر و حجر اب بھی وہی ہیں جو پہلے تھے۔ وہاں کے مناظرِ طبعی بھی وہی ہیں۔ اور اُن میں کوئی فرق نہیں آیا ہے لیکن قوم بدل گئی۔ اور یہ تغیر کس نے کیا؟ تعلیم نے!

تربیت خلقی

تربیتِ خلقی کا اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی کا اخلاق بلند ہو جائے۔ اُسکا عزم و ارادہ مضبوط ہو جائے۔ تربیت خلقی دراصل زندگی، تہذیب، گھر اور مدرسہ کی روح ہے۔ زندگی میں سب سے ضروری اور ناگزیر چیز تربیت خلقی ہی ہے۔ ماہرینِ تربیت کا خیال ہے جس طرح ہم جسم کی تربیت پر زور دیتے ہیں اسی طرح ہمیں اخلاق کی تربیت کو بھی اہم سمجھنا چاہیئے اور اس پر بھی زور دینا چاہیئے اگر ہم اسے نظر انداز کر دیں گے تو علم و عقلی روح کی تربیت بھی بیکار ہو جائیگی۔

والدین کے فرائض سے متعلق ماہنامہ رسالہ "انکواری" گورنمنٹ ٹیچر ٹریننگ اسکول کشمیر اگست ۱۹۷۱ء نے ایک بڑی دلچسپ اور محققانہ بات لکھی ہے کہ:۔

Most parents are dictatorial. 24.4% of parents never encourage there children 57.4% have high hope of them while 42.6% do not trust their children. This results in conflicts, disgust, disagreement and distrust.

"اکثر والدین آمر ہیں۔ چوبیس فیصد (۲۴.۴) والدین کبھی بھی اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ ستاون فیصد (۵۷.۴) اپنے بچوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ اور بیالیس فیصد (۴۲.۶) والدین اپنے بچوں پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ لڑائی جھگڑا۔ بے عزتی ۔ نافرمانی اور بے اعتمادی نکلتا ہے"

والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کے لئے ایک شفیق باپ بنیں نہ کہ آمر ڈکٹیٹر۔

رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جائے تو اُس کو اپنے مشوروں میں شامل کیا کرو۔ تا اُس کے اندر خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور پھر بعض والدین بچوں کی بے جا محبت میں محو ہو کر یہ گوارہ اور پسند ہی نہیں کرتے کہ اُسے اُس کی غلطی پر مطلع کیا جائے۔ اُسے بچہ تصور کر کے نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ بچہ ہے بڑا ہو کر خود ہی سمجھ جائیگا۔ حالانکہ یہ نہایت ہی مسموم و خطرناک رجحان ہے۔ اس طرح اُس کی عادات عمر کے پروان کے ساتھ ساتھ پختہ ہو جاتی ہیں۔ بڑا ہو کر وہ والدین کیلئے بجائے قرۃ عین بننے کے وبالِ جان بن جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

"حقیقت یہی ہے کہ لوگ ابتداء میں اپنی اولادوں کی تربیت کی فکر نہیں کرتے اور اگر کوئی کہے تو اُس سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنے لڑکے کو معصوم سمجھتا ہے۔ دوسرے کے لڑکے کے متعلق تو وہ کوئی بات ہی نہیں سُن سکتا۔ بلکہ اگر کوئی کہے تو اُلٹا اُسے ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں کہ آپ پہلے اپنے بچہ کی خبر لیں"

پھر آپؓ فرماتے ہیں:۔

"اخلاق کی درستی ہر انسان کا فرض

بے چاہے وہ عہدیدار ہے یا نہیں اور اُسکی سب سے زیادہ ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ صحیح رنگ میں بچوں کی تربیت نہیں کرتے اور اگر کوئی شخص اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اُس سے جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں گویا بجائے اُن کو بُرے کاموں سے روکنے کے اُن کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ جو والدین ایسا کرتے ہیں وہ حماقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ بچپن میں تو وہ اُن کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں لیکن جب بچہ جوان ہو جاتا ہے اور بداخلاقیوں سے باز نہیں آتا وہ والدین کو ٹھکرا دیتا ہے تو پھر چیخنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ دعا فرمائیں بچے کی اخلاقی حالت بڑی خراب ہو گئی ہے حالانکہ ابتداء میں یہی لوگ اُن کو خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔

مشعل راہ (صفحہ ۲۴۴، ۲۴۵)

تربیت اولاد کے ذرائع

تربیت کا پہلا ذریعہ دُعا: تربیت کے لئے سب سے پہلا ذریعہ دُعا ہے۔ یعنی ربّ العزت خدا سے اپنی اولاد کے نیک ہونے کی دُعا کی جائے۔ چونکہ جس خدا نے اولاد عطاء فرمائی ہے۔ وہی اُن کی کوششوں کے بہترین اور خوشگوار نتائج برآمد کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء نے بھی اپنی اولاد کے حق میں دُعائیں کیں۔ جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ جو ہماری توجہ کا مرکز ہونا چاہیے کہ ہم بھی اپنی اولاد کے نیک ہونے کے لئے دعائیں کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

”جس طرح اور جسقدر بچوں کو سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش وہ دُعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دُعا کرنے کو ایک وقت مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دُعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔“

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء)

دوسرا ذریعہ نماز: جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کر سکتا ہے اور جب خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے تو اس سے بڑھ کر کیا خوشی و مسرت ہو سکتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مُرُوا اولادکم بالصّلوۃ وھم ابناء سبع سنین و اضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین ہ فرمایا! جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اُسے نماز کی تلقین کرو اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے اور نماز میں سستی کرے تو اُسے مناسب سرزنش کرو! مذکورہ ارشادات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تربیت کیلئے سب سے زیادہ بہترین ذریعہ نماز ہی ہے جو برائیوں سے دور رکھ کر نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔

”اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ“

کہ نماز یقیناً تم کو ناپسندیدہ حرکات بُری باتوں سے روکتی ہے جس کے ذریعہ سے تم فلاح و کامیابی کے اعلیٰ منازل تک پہنچ سکتے ہو۔ بچوں کو بچپن سے نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ضروری ہے کہ اُن کو سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق چلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان حسین وجمیل ارشادات عالیہ پر عملی رنگ میں چلنے کی توفیق بخشے۔

انبیاء کی دُعائیں

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السّلام نے خلق اللہ کی تعلیم و تربیت کے لئے جہاں دوسرے ذرائع اختیار فرمائے وہاں بنی نوع انسان کی اصلاح اور تزکیہ نفوس و تطہیر قلوب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کو مقدم رکھتے تھے۔ تربیت اولاد کے لئے بھی وہ اللہ تبارک سے اعانت طلب فرماتے رہے۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات اس پر شاہد ہیں۔

۱۔ ”رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ“

اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز کا قائم کرنے والا بنا حضرت ذکریا علیہ السّلام بھی اللہ تعالیٰ سے بایں الفاظ دُعا فرماتے ہیں۔

۲۔ ”رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ“ (آل عمران رکوع ۴)

اے میرے رب تو مجھے اپنی رحمت سے پاک و نیک اولاد بخش یقیناً تو دعاؤں کو سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کی مشترکہ دُعائیں بھی ان الفاظ میں قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ الخ (البقرہ ع ۱۵)

اے ہمارے رب! اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا۔

ان آیات قرآنیہ سے انبیاء کرام علیہم السّلام کی سنّت مستمرہ کا علم ہوتا ہے چونکہ اولاد کی خواہش اور ضرورت کا اصل تصور یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نیک و فرمانبردار اور صالح بندوں کی نسل دنیا میں قائم ہو جس کے ذریعہ سے ہر زمانہ میں نیکی و راستی کا دور دورہ ہو۔ اس لئے خدا کے حضور ہر وقت دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

ارشاد نبوی

آپؐ نے ہر میاں بیوی کو یہ ہدایت فرمائی کہ جب وہ تخلیہ میں ہوں تو یہ دُعا مانگیں کہ

”کہ اے اللہ تو ہمیں شیطان کے اثر سے محفوظ اور اس بچہ کو بھی شیطان کے اثر سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطاء فرمائے۔“

پھر حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے ہاں صالح اور طیب اولاد پیدا ہو اُسے چاہیئے کہ اپنی شادی کے ساتھ ہی یہ دُعا مانگنی شروع کر دے۔

”ربِّ ھب لی من لدنک ذریۃً طیبۃً انک سمیع الدُّعاء“

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے بہت سی دعائیں اپنی اولاد کے لئے فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میں چند دعائیں التزاماً ہر روز مانگتا ہوں۔

اوّل:۔ اپنے نفس کے لئے دُعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اُس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضاء کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دُعا مانگتا ہوں ان سے قرّۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دُعا مانگتا ہوں کہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے نام بنام۔

پنجم:۔ اور پھر اُن سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم اُنہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶)

پس اولاد کی صحیح تربیت اصلاح و ہدایت کا دارومدار اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے بعض لوگ اپنے زور بازو سے تربیت کرنا چاہتے ہیں اور غیر ضروری طور پر سختی سے کام لیتے ہیں اور بچوں کے جذبات و احساسات و رجحانات کا خیال نہیں رکھتے اور بار بار اپنے بچوں کو ٹوکتے ہیں ذرا ذرا سی بات پر جواب طلبی شروع کر دیتے ہیں یہ طریق اولاد کی زندگی اور اسکی صلاحیتوں و استعدادوں کی نشوونما کیلئے نہایت خطرناک ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا مندرجہ ذیل ارشاد یقیناً مشعل راہ ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

”ہدایت اور تربیت حقیقی اللہ تعالیٰ کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور اُس کو ایک مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے ہم تو اپنے بچوں کے لئے دُعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔“

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵)

پس قرآن کریم اور حضرت خاتم النّبیین افضل الرّسل فخر موجودات کے اسوۂ حسنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کے ارشادات تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں ہمارے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں ان اقوال و ارشادات پر عملی رنگ میں چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ تا صحیح طور پر اولاد کی اصلاح تربیت کا مقصد پورا ہو اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بخشے آمین۔

والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۱۶۹ : میں بشارت احمد حیدر ولد فیض احمد صاحب شمس قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۴-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ مجھے اس وقت ماہوار ۱۲۵/- روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

العبد: بشارت احمد حیدر کارکن تحریک جدید۔ گواہ شد: ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد قادیان ۷۵-۴-۳۰۔ گواہ شد: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ ۷۵-۴-۳۰

وصیت نمبر ۱۴۱۷۰ : میں نور فاطمہ زوجہ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر چھبیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ احسان ۱۳۵۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

(۱) حق مہر ڈیڑھ ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) جوڑی کانٹے طلائی۔ انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی پانصد روپیہ میں اپنی جائیداد منقولہ دو ہزار روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں اور بھی جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مجھے ملے اور بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی اسی قدر حصہ وصیت کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تحریر بقلم ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد قادیان)

الامۃ: نور فاطمہ بقلم خود۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ درویش موصی ۵۸۱۰ (خاوند موصیہ)

میں اپنی اہلیہ نور فاطمہ کے حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ کے حصہ وصیت کی ادائیگی کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ محمد عبد اللہ ۷۵-۶-۶۔ گواہ شد: بشیر احمد خادم ۷۵-۶-۶

وصیت نمبر ۱۴۱۷۱ : میں رحمت اللہ منڈاشی ولد خواجہ محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نگر بھدرواہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈوڈہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۴-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے ماہانہ تنخواہ تین صد چھبیس روپے ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری تنخواہ میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک ریڈیو ہے جس کی قیمت مبلغ چھ صد روپے ہے۔ چونکہ ہم میاں بیوی میں مشترکہ ہے میں اپنے نصف حصہ میں سے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: رحمت اللہ منڈاشی ولد خواجہ محمد عبد اللہ منڈاشی گواہ شد: سید محمد یٰسین خان ولد محمد ابراہیم خان۔ گواہ شد: عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرواہ (کشمیر) موصی نمبر ۱۴۱۳۰

وصیت نمبر ۱۴۱۷۳ : میں نصیر احمد طاہر ولد مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی پیشہ طالب علم قوم پنجوانہ جٹ عمر ۱۶ سال ۱۶ جنوری ۱۹۵۵ء پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۶-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں میں طالب علم ہوں اس وقت ماہوار آمد بھی کوئی نہیں۔ بعد تکمیل تعلیم یا دوران تعلیم اگر میری کوئی آمد شروع ہو جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔

العبد: نصیر احمد طاہر گواہ شد: بدر الدین مہتاب کارکن ہفت روزہ بدر قادیان ۷۵-۶-۱۱ گواہ شد: عبد القدیر درویش واقف زندگی محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۷۵-۶-۱۱

ایک احمدی طالبہ علم کی نمایاں کامیابی

اور

درخواست دعا

میری بھانجی عزیزہ تقی بنت مکرم سیٹھ غلام محمود صاحب مقیم امریکہ (برادر خورد مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی مرحوم) نے اسٹونی بروک کی سٹیٹ یونیورسٹی سے بہت ہی اعزاز کے ساتھ بی اے کیا ہے۔ اور اسے ۱۹۷۵ء کی بہترین سٹوڈنٹ کا خطاب ملا ہے اور انگلش میں آنرز لیا ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ کے لئے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ عزیزہ تقی محترم ملک محمد اسماعیل صاحب مرحوم ڈسٹرکٹ امیر صوبہ بہار کی نواسی ہے۔

خاکسار: صالحہ بشیر الدین احمد دہلی

اخبار قادیان

مورخہ ۷۵-۸-۲ کو مکرم بدر الدین صاحب مہتاب کارکن دفتر بدر و بیب محترم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل ملایس مدرسہ احمدیہ کی شادی کے سلسلہ میں حضرت بھائی اللہ دین صاحب نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں دعا کرائی۔ موصوف مورخہ ۷۵-۸-۴ کو بہن پوری (یوپی) میں شادی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

— مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال لدھیانہ کے C.M.C ہسپتال میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

— مکرم رحمت علی صاحب آف لندن برادر نسبتی مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مورخہ ۷۵-۸-۴ کو بعد زیارت مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

— مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی (پچھلے) اخبار میں غلطی سے یہ نام مختار احمد صاحب ہاشمی شائع ہوگیا تھا) کی بچی کو بخار تو نہیں ہے۔ البتہ کمزوری کافی ہے کامل صحت کے لئے دوست دعا فرمائیں۔

شری گورو تیغ بہادر جی کا تین سو سالہ شہیدی دوس

جماعتِ احمدیہ قادیان کے وفد کی شمولیت

پٹیالہ ۲۰ جولائی۔ شری گورو تیغ بہادر جی کی ۷ دسمبر کو منعقد ہونے والی تین صد سالہ تقریب منانے کے سلسلہ میں ۲۰ جولائی کو بمقام بہادر گڑھ نزد پٹیالہ پنجاب کیمپس میں زیر صدارت ناد داری گورو جگجیت سنگھ جی کنونشن ہوئی ضلع گورداسپور کے محکمہ تعلقات عامہ کے افسر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اس شمولیت کی دعوت دینے آئے تھے۔ لیکن آپ پنجاب سے باہر تھے۔ مرکز کی طرف سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کو مع محترم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ و محترم گیانی عبد اللطیف صاحب بھجوایا گیا ہے۔ اس کنونشن میں وزیر اعلیٰ جناب گیانی ذیل سنگھ جی۔ بعض سابق وزراء پارلیمان اور صوبائی اسمبلی کے ممبران۔ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر صاحبان اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور اعلیٰ طبقہ کے افراد اور مذہبی اور سماجی اداروں کے سربراہ مدعو تھے۔ اور ایک درجن کے قریب تقریریں ہوئیں۔

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اخلاقی اور روحانی اور امن وامان کی فضا میں بہتری پیدا کرنے کے لئے اوتاروں اور گوروؤں کے پوتر جیون کو بار بار عوام اور طلبہ کے سامنے پیش کرنا از حد ضروری ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو آج سے ۸۰ سال پہلے آکاش بانی کے ذریعہ بتایا گیا تھا کہ شری گورو نانک جی اور شری کرشن جی مہاراج خدا رسیدہ بزرگ تھے حضرت مرزا صاحب نے ان کی اور دیگر بہت سے اوتاروں کی مہما رتم فرمائی۔ بلکہ اپنی وفات سے ایک روز پہلے جو کتاب مکمل کی اس میں ہندو مسلم اتحاد کے اصول و فوائد اور عدم اتحاد کے نقصانات بیان کئے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ دوم (رضی اللہ عنہ) نے نصف صدی پہلے یہ طریق جاری کیا تھا کہ ایک ہی سٹیج سے تمام مذاہب کے اوتاروں اور گوروؤں کی پوتر جیون بیان کی جائے اور ظاہر ہے کہ یہ طریق قوموں میں باہمی محبت اور میل ملاپ اور ایکتا اور اتحاد پیدا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اور بتایا کہ شری گورو نانک جی کی پانچ سو سالہ برسی پر جماعت احمدیہ نے کئی سو صفحوں کی ایک کتاب کے علاوہ اخبار بدر کا ایک مخصوص نمبر شائع کیا تھا۔

تقریر کے آخر میں اس امید کا بھی اظہار کیا کہ چند سال بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام کی چودہ سو سالہ برسی کو بھی اسی اہتمام کے ساتھ منانے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ٹریبون (انگریزی) اور اردو اخبارات ہند سماچار اور پرتاپ جالندھر میں بالاختصار اس تقریر کا ذکر آیا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ دسمبر ۱۹۶۵ء

امسال ربوہ میں سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہو رہا ہے نظارت ہذا کی طرف سے منظوری قافلہ کے لئے درخواست دیدی گئی ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اور مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(۱) نام ..... (۲) ولدیت/زوجیت ..... (۳) تاریخ پیدائش و جگہ پیدائش اور پولیٹیکل ..... (۴) موجودہ پتہ ..... (۶) پاسپورٹ نمبر..... (۷) تاریخ اجراء.... (۸) مقام اجراء..... (۹) تاریخ اختتام (مقامِ معیاد) ..... (۱۰) پاسپورٹ میں شامل بچوں کے نام (لڑکا یا لڑکی) اور ان کی تاریخ پیدائش ......

(ب) اگر آپ کے پاس پاسپورٹ نہیں ہے تو آپ کی طرف سے کوائف ملنے پر نظارت ہذا کی طرف سے پاسپورٹ بنوانے کے تعلق سے بعض ضروری ہدایات اور معلومات آپ کی خدمت میں بھجوا دی جائیں گی۔ اس بارہ میں فوری کارروائی کی ضرورت ہے تاکہ فہرست قافلہ کو آخری شکل دی جا سکے۔ یہ فہرست وزارت خارجہ نے طلب کی ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ ہے

یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ واری اور حتمی قرار دیا ہے۔ اور اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے۔ وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس کے رسالہ الوصیۃ کے مطابق جو مال حصہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کیا جاتا ہے۔ وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے۔ غرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ اور جب تک کہ اسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

صدقات کے متعلق

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے":

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

مشترکہ دورہ تحریک جدید

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے دورہ کا پروگرام بذریعہ شائع ہو چکا ہے صوبہ بہار میں ان کے ساتھ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ (....) بھی شامل رہیں گے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے دورہ میں ان کی شمولیت کی اجازت عنایت فرمائی ہے

وکیل المال تحریک جدید

درخواستِ دعا

خاکسار ضعف گردہ کا مریض ہے۔ جون کے آخری ہفتہ میں حملہ ہوا۔ اور آج تک دورے پڑ رہے ہیں۔ کافی علاج بھی شروع ہے درویشان کرام و دیگر تمام احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے اور خدمت دین کا موقعہ بخشے آمین

خاکسار

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالابن